ہے۔البتہ اس کی سند کمزور ہے۔امام ابن ابی العزؒ نے اسی واقعے کو شفاعت کی ''دوسری قسم'' قرار دیا ہے۔[شرح العقیدة الطحاویة ص ۲۳۲]

امام قرطبیؒ کہتے ہیں: ''امتی امتی'' فرمانے میں امت کے ساتھ خاص اہتمام، ان کے ساتھ زبردست محبت اور شفقت کا اظہار ہے۔اللہ تعالیٰ کا ''**اپنی امت میں سے بلاحساب جنت جانے والوں کو دائیں دروازے سے جنت میں داخل کرایئے۔**'' فرمانے سے آپ ﷺ کی امت میں سے حساب والوں کا احتساب شروع ہو جائے گا۔

ایمان والوں کا سفارش کی تلاش میں پھرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام کی وجہ سے ہوگا، تاکہ اس عظیم ترین موقع پر اپنے آخری رسول ﷺ کے بلند ترین درجے ''**مقام محمود**'' کا اعلان ہو، جس کا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے وعدہ فرما رکھا ہے۔ اسی لیے ہر رسول اس خاص موقع پر شفاعت کا شرف حاصل نہ ہونے کا اقرار کرے گا۔(اور ان بیچاروں کی حالت زار پر رحم فرماتے ہوئے اپنے خیال کے مطابق دوسرے افضل اولوالعزم رسول کی خدمت میں جانے کا مشورہ دے گا۔)

یہاں تک کہ شفاعت کے طلب گار لوگ آخری اور افضل ترین رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر شفاعت کا مطالبہ پیش کریں گے، تو آپ ﷺ ارشاد فرمائیں گے: ''**ہاں میں اس کا اہل ہوں۔**''

[التذكرة للإمام القرطبي: باب في الشفاعة العامة ١/٢٠٠ ش]

❁❁❁❁❁

مجلہ التراث کے لیے انجمن فروغِ اسلام کا ہدیہ

''انجمن فروغ اسلام راولپنڈی'' نے مجلہ التراث کی دیرینہ ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ایک عدد 500GB لیپ ٹاپ کمپیوٹر عطا کیا ہے۔

ادارہ التراث اس عطیہ پر انجمن کا شکر گزار ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ انجمن کو اس کے نصب العین ''فروغ اسلام'' میں اپنی رحمت بیکراں اور نصرت و تائید سے ہمکنار فرمائے۔اور اس کے جملہ ارکان خصوصاً چیئرمین جناب مظہر الحق لون صاحب کو جزائے خیر سے نوازے۔آمین

❁❁❁❁❁

حقوق انسانی قسط:1

انسانی عظمت کا منشور: خطبہ حجۃ الوداع

عبدالرحیم روزی

محمد رسول اللہ ﷺ نے ذی الحجہ ۱۰ھ بمطابق ۶۳۲ء میں مشہور روایت کے مطابق ایک لاکھ چوبیس ہزار سے زائد فرزندانِ اسلام کے ساتھ زندگی کا آخری حج ادا فرمایا۔ جس کے لیے تمام مسلمانوں کو اطراف واکناف میں پیشگی اطلاع بھیجی گئی تھی کہ امسال خاتم الانبیاء ﷺ حج کی ادائیگی کے لیے تشریف لے جارہے ہیں؛ جو کوئی شریکِ سفر ہونا چاہے تو "چشم ماروشن، دل ماشاد"۔ اس کے بعد ۱۱ھ میں آپ ﷺ کا وصال ہوا۔ اس لیے یہ حج تاریخ اسلام میں "حجۃ الوداع" یعنی الوداعی حج کے نام سے معروف ہوا۔

آپ ﷺ نے اس تاریخی حج میں دوبار غیر معمولی قسم کے خطبے دیے۔ پہلا خطبہ 9 ذی الحجہ کو نماز ظہر وعصر کے بعد میدانِ عرفات میں دیا اور دوسرا خطبہ 10 ذی الحجہ کو منیٰ میں۔

آپ ﷺ اپنی اونٹنی قصواء پر براجمان ہوکر فرزندانِ اسلام اور حجاج بیت اللہ الحرام سے مخاطب ہوئے۔ یہ خطبہ تاریخِ اسلام میں **انسانی عظمت کا منشور، بنیادی حقوق کا آئینہ دار** اور ایجاز وفصاحت کا شاہکار ہے۔ نیز جامعیت، کاملیّت اور آفاقیت کے اعتبار سے تمام خطبوں میں ممتاز اور منفرد ہے۔ اس خطبے میں آپ ﷺ نے اسلام کی بنیادوں کو واضح کیا۔ خبیث اور نقصان دہ چیزوں کو حرام قرار دیا۔ اور ضروریاتِ پنجگانہ کی رورعایت رکھنے پر زور دیا، جن کے احترام پر تمام مذاہب وملل متفق ہیں۔ اور وہ ہیں: دین، جان، مال، نسل اور عقل کی حفاظت۔

افضل الرسل ﷺ نے حیات مبارکہ کے آخری مہینوں میں دنیا کے سب سے افضل خطے، افضل موسم، اللہ تعالیٰ کے مہمانوں کے سامنے اور اسلام کے ایک اہم رکن کی ادائیگی کے وقت انسانی عظمت کا حامل ومنشور تاریخ ساز خطبہ ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ شریعت اسلامیہ کا آئین، اسلامی زندگی کا دستور، فصاحت وبلاغت کا شاہکار، ایجاز وقصر کا مرقع اور انسانی حقوق کے تحفظ کا آئینہ دار ہے۔ اس میں پُرزور الفاظ، ایک عربی مقرر وخطیب کی روانی اور قلوب واذہان میں اترنے والی تاثیر بطریق اتم موجود ہیں۔ یہ خطبہ عالم انسانیت کے وقار، اس کی قدرومنزلت، ہر فرد اور معاشرہ کی آزادی کے حدود کا تعین کرتا ہے۔ انسانی جان ومال، مقدس ایام، مہینوں، خواتین کے تحفظ، عزت وآبرو اور ناموسِ انسانیت کے حفاظت کی

گارنٹی دیتا ہے۔ جاہلانہ رسوم ورواج، اندھا دھند انتقام، جنگل کے قانون، غیر مہذب کلچر، بے حیائی اور بے راہروی وغیرہ امور کا مکمل خاتمہ کردیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۱،۲۔ **انسان کے جان ومال کا تحفظ اور مقامات واشہر حج کا تقدس:** "تمہارا خون اور تمہارا مال تمہاری عزت اسی طرح حرام ہیں، جس طرح یہ دن، یہ مہینہ اور یہ شہر ہے" یہ آپ ﷺ نے بار بار فرمایا۔

۳۔ "**لوگو میرے بعد دوبارہ کافر نہ ہوجانا** (یعنی کفار کا طرز عمل اختیار نہ کرنا) کہ ایک دوسرے کی گردن کاٹنے لگو۔"

۴۔ **جاہلیت کے تمام مروجہ کاموں کا قلع قمع کرنا:** "یہ بھی یاد رکھو! کہ جاہلیت کے ہر کام کو میں اپنے پیروں تلے روندڈالتا ہوں اور جاہلیت کے تمام خون آج سے رائیگان (باطل) قرار دیتا ہوں۔"

۵۔ **اصلاح وتعمیر کا کام اپنے گھر سے:** "اور سب سے پہلے میں (اپنے خاندان کا خون) ابن ربیعہ بن حارث کا خون باطل کرتا ہوں، جو بنی سعد میں پرورش پارہا تھا کہ اس کو قبیلہ ہذیل نے قتل کرڈالا۔"

۶،۷۔ **سودی نظام کا استیصال اور اصلاح کا عمل گھر سے شروع:** "جاہلیت کے تمام سود بھی ختم کرتا ہوں۔ اور سب سے پہلے میں چچا عباس بن عبدالمطلبؓ کا سود چھوڑ دیتا ہوں۔ تمہارا راس المال تمہارے لیے محفوظ ہے۔ اس میں تم کسی پر ظلم کروگے، نہ تمہارے اوپر ظلم کیا جائے گا۔"

۸۔ **بدکار آدمی اور ولدالزنا کا فیصلہ:** "بچہ بستر کو ملے گا (جس کے گھر پیدا ہوا) اور بدکار کے لیے پتھر ہیں۔" یعنی اس کی سزا سنگسار ہوگی۔

۹۔ **حسب ونسب کا تحفظ:** "جو کوئی اپنے باپ کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف نسبت کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ، تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس سے کوئی نفل عبادت قبول کرے گا نہ کوئی فرض۔"

۱۰۔ **ہر فرد اپنے کرتوت کا خود ذمہ دار ہوگا:** "خبردار ہر مجرم اپنے جرم کا خود ذمہ دار ہے۔ کوئی والد اپنی اولاد پر جرم کا ارتکاب کرے گا اور نہ کوئی اولاد اپنے والد پر۔" مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کے جرم پر اس کے باپ یا بیٹے کو سزا نہیں ملے گی۔ (الا یہ کہ اعانت جرم ثابت ہو۔)

۱۱۔ **کسی کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنا جائز نہیں:** "اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے خود ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے۔ لہٰذا کسی وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں۔"

۱۲۔ **میاں بیوی کے حقوق کا تحفظ وتعیین اور فحاشی کا انسداد:** ''لوگو اپنی بیویوں کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔تم نے ان کو اللہ کی امانت کے طور پر حاصل کیا ہے۔ان کی عصمتوں کو اللہ کے کلام کے ذریعے اپنے لیے حلال کیا ہے۔ تمہارا حق عورتوں پر یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر (گھر) پر ایسے شخص کو جس کا آنا تمہیں ناگوار ہو، نہ آنے دیں۔ نیز کسی نافرمانی کا ارتکاب نہ کریں۔ اگر ایسا کریں تو انہیں خوابگاہوں میں الگ رکھو۔اور ان کا حق تمہارے اوپر یہ ہے کہ ان کے لیے معقول طریقے پر خوراک اور پوشاک کا انتظام کرو۔ ان کے ساتھ خیر وبھلائی کے ساتھ پیش آنے کے حوالے سے میری پُرزور نصیحتوں کو یاد رکھو۔ وہ تمہارے پاس بطور امانت ہیں۔ وہ اپنے متعلق کچھ اختیار نہیں رکھتیں۔''

۱۳۔ **مسلمانانِ عالم کا دستور و آئین قرآن مجید اور سنت مبارکہ ہے:** ''میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کے جا رہا ہوں۔ اگر تم نے ان کو مضبوط پکڑ لیا تو ہرگز گمراہ نہ ہوں گے۔ وہ چیز اللہ کی کتاب (قرآن مجید) اور اس کے نبی ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔''

۱۴۔ **مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے:** ''تم غور سے سنو اور سمجھ لو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔''

۱۵۔ **عبادت کا مستحق صرف اللہ اور اطاعت کا مستحق صرف محمد رسول اللہ ﷺ:** ''لوگو نہ تو میرے بعد کوئی پیغمبر آئے گا اور نہ کوئی نئی امت پیدا ہوگی۔خوب سن لو کہ صرف اپنے رب کی عبادت کرو!''

۱۶۔ **ارکان اسلام کی بجا آوری فرض ہے:** ''اور پنجگانہ نماز ادا کرو، سال بھر میں ایک مہینے کا روزہ رکھو۔ اموال کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ دیا کرو۔ بیت اللہ کا حج بجالاؤ!''

۱۷۔ **سربراہان مملکت اور حکام کی اطاعت فرض ہے:** ''اور اولیائے امور وحکام کی اطاعت کرو۔جس کی جزا یہ ہے کہ تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہوں گے۔''

۱۸۔ **لزوم جماعت، نصیحتِ حکام اور اخلاص عمل کی تاکید:** ''تین چیزیں ایسی ہیں جن کی موجودگی میں مؤمن کے دل میں کینہ داخل نہیں ہوسکتا: اللہ کے لیے عمل کو خالص کرنا، مسلمانوں کے سربراہان کے ساتھ خیر خواہی کرنا اور جماعت میں بہرحال شامل رہنا، کیونکہ ان کی دعوت ان سب کو محیط ہوتی ہے۔''

۱۹۔ **ظلم وجارحیت کا خاتمہ:** ''سنو مجھ سے وہ باتیں جن کی روشنی میں تم صحیح زندگی گزار سکو گے۔ خبردار ظلم نہ کرنا، کسی مسلمان کے مال سے اس کی رضامندی کے بغیر کچھ بھی لینا جائز نہیں۔''

۲۰۔ **اسلامی کیلنڈر کا اجراء:** ''ابتداء میں جب اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا تھا، زمانہ پھر آج اسی نقطے پر